سوال

(420) دھوکے سے حق دار کو شفعہ سے محروم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیدنے کچھ زمین بکر سے اس طرح لی کہ زبانی تواقرار بیع کا کیا اور کاغذ میں رہن لکھا، اس لیے کہ جب بکر کو موقع ہوگا تو زید سے واپس کرلے گا اور بیع کرنے سے بکر کا یہ نقصان ہوتا ہے کہ اُس کے شرکاء قانونی برتاؤ کا عمل کر کے یعنی شفعہ کر کے زمین کو زید سے نکال لیں گے تو پھر بکر نہیں پاسکتا اور زید سے بکر کو اطمینان ہے، جب چاہے گا روپیہ دے کر زمین لے لے گا اور زید اس زمین کی لگان سرکاری سال بہ سال بکر کو ادا کرتا رہتا ہے اور اُس زمین کے محاصل بعد ادائے مال گزاری سرکار اپنے تصرف میں لاتا ہے، لیکن اگر یہ زمین بکر کے پاس رہتی تو اس کو محاصل زیادہ ملتا، اُس سے جتنا زید دیتا ہے، کیونکہ صرف لگان سرکاری بغرض اس کے کہ زبانی تو بیع لے چکا ہے، دیتا ہے، جتنا کہ بکر سرکار کو دیتا ہے، اسی قدر زید سے پاتا ہے تو ایسی صورت میں اُس زمین کا محاصل بعد ادائے لگان سرکاری زید کو اپنے تصرف میں لانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں اگرچہ جب زید و بکر میں زمین مذکور کی لین دین بطور بیع قرار پائی تو یہ لین دین ایک قسم کی بیع ہوگئی اور زید کو اس زمین کا محاصل اپنے تصرف میں لانا جائز ہوگیا، لیکن یہ فریب وحیلہ ودروغ ہے جو اس صورت میں عمل میں لایا گیا، جس سے حق داروں شفیعوں کا حق مارنا قصد کیا گیا، ناجائز ہے۔ صحیح بخاری (چھاپہ مصر ربع رابع، ص: ۱۶۹) میں ہے:

’’عن أبي رافع أن سعدا ساومه بيتا بأربع مائة مثقال فقال: لولا أني سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ((الجار أحق بسقبه)) لما أعطیتك‘‘[1]

[ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے چار سو مثقال کے عوض ایک گھر کا ان سے سودا کیا، پھر انھوں نے فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ’’پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے (شفع کا) زیادہ حق دار ہے۔‘‘ تو میں تمھیں یہ گھر ہرگز نہ دیتا] کتبہ: محمد عبد اللہ

---

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (٦٥٧٧)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری]

کتاب البیوع، صفحہ:637

محدث فتویٰ